اللہ کی واحدانیت اور سرکار دو عالمﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین رکھتا ہوں۔الطاف حسین

میرا ایمان ہے کہ وہ شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا کہ جو سرکار دو عالمؐ کی ختم نبوت پر کامل یقین نہ رکھے

میں نے احمدیوں کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے تو کچھ لوگ میری باتوں کو غلط رنگ دے رہے ہیں

میرا تعلق فقہ حنفیہ اہل سنت سے ہے، مفتی ءآگرہ مولوی محمد رمضان کا پوتا ہوں جو اپنے وقت کے جید عالم دین اور مفتی بھی تھے

لال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں علمائے کرام کو دی جانے والی دعوت افطار سے ٹیلیفون پر خطاب

کراچی۔۔۔9 ستمبر 2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے واضح اور دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ میں اللہ کی واحدانیت اور سرکار دو عالمﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین رکھتا ہوں، میرا ایمان ہے کہ وہ شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا کہ جو سرکار دو عالمؐ کی ختم نبوت پر کامل یقین نہ رکھے۔انہوں نے یہ بات آج لال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں علمائے کرام کو دی جانے والی دعوت افطار سے ٹیلیفون پر خطاب کرتے ہوئے کہی۔دعوت افطار میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام، مشائخ اور ذاکرین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔اپنے خطاب میں جناب الطاف حسین نے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں اتحاد بین المسلمین، مذہبی رواداری، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور معاشرتی ترقی کیلئے خود کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور نوجوانوں کو اسلام کی اصل روح سے آگاہ کرنے اور اسلام کے نام پر دہشت گردی کی روک تھام کے بارے میں تفصیلی اظہار خیال کیا۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ میں نے احمدیوں کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے تو کچھ لوگ میری باتوں کو غلط رنگ دے رہے ہیں، میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے یہ کہا تھا کہ پاکستان میں آباد احمدی پاکستانی شہری ہیں اور پاکستانی شہری کی حیثیت سے انہیں بھی عزت سے رہنے اور اپنے عقائد کے مطابق عبادت کرنے کا حق حاصل ہے۔ان خیالات کے اظہار پر بعض لوگ میرے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کر رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ میرا تعلق فقہ حنفیہ اہل سنت سے ہے، میں اللہ کی واحدانیت اور سرکار دو عالمﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین رکھتا ہوں، میرا ایمان ہے کہ وہ شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا کہ جو سرکار دو عالمؐ کی ختم نبوت پر کامل یقین نہ رکھے۔میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جب گنہگار الطاف حسین کو اٹھائیو تو جان نکلنے سے پہلے زبان پر'' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ضرور ادا ہو۔انہوں نے کہا کہ میں مفتی ءآگرہ مولوی محمد رمضان کا سگا پوتا ہوں جو اپنے وقت کے جید عالم دین ہی نہیں بلکہ مفتی بھی تھے اور ان کے دیے ہوئے فتوے آج بھی جامع مسجد آگرہ میں موجود ہیں۔جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ علماء ہی ملک بچا سکتے ہیں اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور ایک دوسرے کا احترام پیدا کر سکتے ہیں، انہوں نے اللہ اور رسولﷺ کا واسطہ دیتے ہوئے علماء سے اپیل کی کہ وہ اسلام کے نام کو بچالیں، میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر بھیک مانگتا ہوں کہ خدا کے واسطے اسلام کو بچالیں۔علماء خطبات میں اتحاد بین المسلمین کی بات کریں نا کہ اسے توڑنے کی۔اس بات کا بھی عہد کریں کہ دوسرے مسالک کے ماننے والوں کو برا بھلا نہیں کہیں گے اور نہ ہی ایک دوسرے کی عبادتگاہوں کو نقصان پہنچائیں گے۔انہوں نے کہا کہ میں قرآن میں تحریف یا حدیث کو تبدیل کرنے کا سوچنا تو کیا تصور بھی نہیں کر سکتا، میں صرف جدید حالات کے مطابق علماء سے اجماع اور اجتہاد کی اپیل کرتا ہوں۔علماء سر جوڑ کر بیٹھیں اور ٹی وی اور ریڈیو سمیت دیگر جدید ایجادات پر ایک مشترکہ فتویٰ جاری کریں۔انہوں نے کہا کہ دراصل لوگوں میں مذہبی اختلافات کتب سماویہ میں موجود اختلافات اور اس میں اضافے اور تحریف کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے، علمائے کرام کو چاہئے کہ اس باریکی کو نکالیں۔انہوں نے کہا کہ اس محفل میں جید علماء تشریف فرما ہیں جن کی پوری زندگی حصول علم اور خاص طور پر دینی علوم کی باریکیوں کی گتھیاں سمجھنے سلجھانے اور سمجھانے میں گزر گئی ہیں۔میں خود کو بہت حقیر سمجھتا ہوں اور اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ آپ جیسے جید علماء کے سامنے گفتگو کی جسارت کر سکوں لیکن آپ کی شفقت اور محبت ہے کہ آپ اس ماہِ مبارک میں بھی اپنی عبادات اور مصروفیت میں سے وقت نکال کر ہمیشہ تشریف لاتے ہیں، اس پر میں تہہ دل سے اپنی جانب سے اور رابطہ کمیٹی کی جانب سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سب کیلئے دعا گو بھی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وتندرستی عطا فرمائے اور آپ کی تمام زندگی کی محنتوں اور عبادتوں کو قبول فرمائے۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ ملک گزشتہ 62 برسوں سے جن حالات سے گزر رہا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے میں کچھ علمی اور سوچ و فکر کی باتیں کرنا چاہتا ہوں تا کہ آپ ان پر قرآن واحادیث، اپنے مکتبہ فکر، فقہہ، مسلک اور عقیدے کے مطابق روشنی ڈال سکیں اور اپنے خطبات میں ملک کے عوام خصوصاً نوجوانوں کو اسلام کی صحیح تصویر، اس کی اصل روح، اصل تصور اور مقصد حیات سے روشناس کرا سکیں تا کہ ہمارے بچے جو کچے ذہن کے ہوتے ہیں غلط قسم کے کام میں نہ پڑیں۔افسوس کی بات ہے کہ اسلام کے نام پر انہیں سبق پڑھائے جاتے ہیں کہ بیٹا یہ خودکش جیکٹس پہن لو، فلاں فلاں کام کر دو، خودکش دھماکے کر کے جنت میں چلے جاؤ، حوریں تمہارا انتظار کر رہی ہیں، فلاں فلاں جگہ جا کر بارود رکھ کر اڑا دو، سینکڑوں معصوم لوگوں کو مار دو، تمہیں اتنا ثواب ملے گا۔ہم یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے اور سرکار دو عالمﷺ نبی آخری الزماں کے ارشادات یہ ہیں کہ ایک بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم دین اسلام کو بھی اپنے ذاتی یا اپنے

مسلک اورعقیدے کیلئے استعمال کرنے کیلئے بھی غیر مسلم قوتوں کے ایندھن اوران کے آلہ کار بن جاتے ہیں اوران کے مقاصد کی تکمیل کیلئے خواہ ان کے مقاصد کی خاطر لڑنے کو بھی جہاد قرار دیدیا کرتے ہیں اور عام سادہ لوح مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ جید علمائے کرام اور اسلامی جماعتیں جب جہاد کا پیغام دے رہی ہیں تو صحیح دے رہی ہوں گی اور وہ اس قسم کی حرکتوں میں استعمال ہو جاتے ہیں ۔ دینی رہنماؤں کی الاودیں تو امریکہ، برطانیہ اور مغربی مما لک کی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کرتی ہیں اور غریبوں کے بچے بیرونی آقاؤں کے مقاصد کیلئے جہاد کے نام پر اپنی جانیں قربان کرتے رہتے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ یہ خودکش حملے کب سے آئے ، اسلام کے نام پر خودکش حملے، دین سلام کے نفاذ کیلئے خودکش حملے اور بموں کے دھماکے کے بارے میں قرآن مجید میں کم ازکم مجھے تو کوئی آیت اور کسی بھی حدیث مبارکہ کی کتاب میں یا کسی امام یا جید علماء کی کتابوں میں بھی کہیں ایسا کوئی درس نہیں ملتا تو یہ خودکش حملوں اور بارود کے دھماکوں، اسلام کے نام پر اپنے ہی کلمہ گو مسلمانوں کی ہلاکت کا درس کہاں اور کس نے دیا، کیسے دیا اور کہاں سے آیا۔آپ معزز ومحترم علمائے کرام نے کبھی اس پر غور کیا۔آپ کے علم میں ہے کہ چند برس پہلے نشتر پارک میں اہل سنت کے جید علماء کو بیدردی سے بم اور بارود کے دھماکے کر کے اڑا دیا گیا، آپ میں سے بہت سوں کے علم میں یہ بات اور افواہ ہوگی کہ دھماکہ ہوتے ہی الطاف حسین اور ایم کیوایم کے خلاف نعرے لگنا شروع ہو گئے ، اس قسم کی باتوں کا مقصد یہ تھا کہ علماء کا یہ طبقہ اور مکتبہ فکر ایم کیوایم سے متنفر ہو جائے اور اصل قاتلوں کو مجاہد اسلام ہی تصور کیا جاتا رہے ۔میں پاکستان میں اکیلا تھا جو چلا چلا کر بیانات اور خطابات میں آواز اٹھاتا تھا کہ اسلام کے نام پر یہ جو دہشت گردی کی جارہی ہے اور اپنے ہی کلمہ گو مسلمانوں یا غیر مسلموں کا بے گناہ قتل کیا جارہا ہے سراسر ظلم اور زیادتی اور اسلام اور سرکار دو عالمﷺ کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے ۔علمائے کرام ہی کے ذریعے بچپن سے سن رہے ہیں کہ کسی مسئلے کا حل تلاش کرنا ہو تو قرآن مجید میں تلاش کرو اگر وہاں نہ مل سکے تو احادیث مبارکہ سے رجوع کرو اگر وہاں سے بھی نہ مل سکے تو اجتہاد کرو۔ایک طرف ہم اسلام کو دین فطرت کہتے ہیں مگر دوسری طرف اپنے اعمال کی وجہ سے دین فطرت کے منکر ہوتے ہیں ۔اس طرح سے انسانی فطرت یہ ہے کہ وہ نئی نئی چیزوں کی تلاش میں رہتا ہے اور یہ تلاش اسے نئی نئی ایجادات کرنے پر اکساتی ہے اور اس کے ذہن میں خیالات کی برسات کرتی ہے اور تسلسل کے ساتھ ہونے والی ایجادات کی ہی برکت ہے کہ آج میں ہزاروں دور میل بیٹھا ہوں اور آپ مجھے سن رہے ہیں اور میں آپ کو سن رہا ہوں ۔اب گر میں صرف یہی مسئلہ چھیڑ دوں کہ قرآن، احادیث اور آئمہ کرام کا اجتماع اس ٹیلی فون کے بارے میں کیا تصور پیش کرتا ہے تو آپ کا کیا جواب ہوگا ؟ انہوں نے اجتماع سے ایک اور سوال کیا کہ ریڈیو اور ٹی وی کے بارے میں قرآن مجید، احادیث اور آئمہ کا اجتماع کیا کہتا ہے؟ کاریں، گاڑیاں ، ریلوے اور جہاز کے بارے میں قرآن، احادیث، علمائے کرام اور مجتہدین کا اجتماع کیا کہتا ہے؟ (اس پر علمائے کرام نے کہا کہ آپ کے اس نظریئے سے ہم متفق ہیں کہ تمام ٹیلیویژن ، اخبارات اور دیگر سائنسی ایجادات اسلامی طریقے کے مطابق جائز ہیں) جناب الطاف حسین نے کہا کہ فطرت انسانی ہے کہ وہ نئی چیز کی تلاش میں رہتی ہے، قرآن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ہم نے زمین وآسمان کو مسخر کر دیا ہے اور اس میں نشانی رکھی ہے علم والوں کیلیے ۔انہوں نے علمائے کرام سے سوال کیا کہ قرآن مجید میں ادائیگی نماز کا طریقہ کار کیا بیان کیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ اس کے علاوہ مجھے بتائیے کہ ہاتھ کہاں باندھنا ہے، اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ سینے کے نیچے رکھنا ہے یا ناف کے نیچے باندھنا ہے یا رفع یدین کرنا ہے اس بارے میں قرآن مجید کیا فرماتا ہے؟ جناب الطاف حسین نے کہا کہ قرآن مجید میں نماز کا حکم تو ہے لیکن طریقہ کار نہیں بتایا گیا یہ کہتے ہوئے ہمیں شرم کیوں آتی ہے ۔مستند امامین حضرت امام حنبل، حضرت امام مالک ، حضرت امام بوحنیفہ، حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام جعفر صادق نے اپنے اکابرین کو یا اس زمانے میں سرکار دو عالمﷺ کے جو صحابہ اکرام ہوا کرتے تھے انہوں نے حضور کو نماز پڑھتے ہوئے یقیناً دیکھا ہوگا جب دیکھا ہے تو میں نے آج جن امامین کا آپ سے ذکر کیا ہے ان میں سے ہر کوئی ادائیگی نماز کا طریقہ ذرا ذرا فرق سے بتاتا ہے اب یا تو ہم جس امام کو مانتے ہیں اس کی پیروکاری کرتے رہیں اور دیگر لوگوں کو بھی اپنے امام کی پیروکاری کرنے دیں، ہم دوسروں کا احترام کریں تا کہ وہ ہمارا احترام کرے ۔انہوں نے کہا کہ ہمیں روح دیکھنی چاہیئے، مقصد عبادت ہے چاہے رفعی دین کریں، چاہے سینے کے اوپر ہاتھ باندھ کر نماز ادا کریں، چاہے ناف کے نیچے ہاتھ رکھ کر نماز ادا کریں۔انہوں نے کہا کہ نعوذ باللہ کیا ہمارے خدا تبدیل ہو رہے ہیں (نہیں ہرگز نہیں) ۔ہم رکوع میں جاتے ہیں تو کیا شیعہ کسی اور خدا کے حضور رکوع میں جاتا ہے اور سنی کسی اور خدا کے حضور رکوع میں جاتے ہیں جب ہم سجدے میں جاتے ہیں ور اپنا ماتھا بارگاہ الٰہی میں پیش کرتے ہیں تو چاہے دیوبندی ، بریلوی ، وہابی ، شیعہ، سنی ہو ہم بارگاہ الہٰی میں ہی سجدہ کرتے ہیں ۔جو سجدہ کر رہا ہے وہ خدا کے سامنے اپنی لا کی نفی کر رہا ہے اگر میں بادشاہ ہوں تو بھی کچھ نہیں ہوں اصل بادشاہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، میں کسی ملک کا حاکم ہوں لیکن جب میں سجدہ کر رہا ہوں تو اپنی ذات کی نفی کر رہا ہوں اور مان رہا ہوں کہ حاکمیت اللہ تبارک تعالیٰ کی ہے ۔پھر ہم سب اللہ کے حضور جھکتے ہیں، اللہ اللہ کرتے ہیں پھر ایک دوسرے کو برا بھلا کیوں کہتے ہیں، ایک دوسرے کو غلط کہنا تو کجا کفر کے فتوے تک لگا دیتے ہیں جبکہ سب خدا کے حضور جھک رہے ہیں عبادت کر رہے ہیں، رکوع سجود کر رہے ہیں، میری کچھ باتیں آپ کو ناگوار گزریں گی اس پر میں پیشگی معذرت چاہتا ہوں ۔ہم سب کا مقصد اپنی ذات کی نفی کرنا ہے، اپنی انا کی نفی کرنا ہے اور ماننا ہے کہ میں کچھ نہیں ہوں جو کچھ ہے وہ بس خدا کی ذات ہے، میں فانی ہوں اور جس کے آگے میں سجدہ کر رہا ہوں وہ لافانی ہے، وہ ازل سے تھا اور ابد تک رہے گا اور وہ کبھی نہ ختم ہونے والا ہے ۔اس بات کو آپ سمجھ لیں تو جو جس طرض سے نماز ادا کر رہا ہے، جو جس انداز میں ذکر الہٰی کر رہا ہے اسے کرنے دیں اس میں حرج کیا ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ کو تو مانتے ہیں ۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ملک کو علماء ہی بچا سکتے ہیں، پوری دنیا میں اسلام کو بدنام کر دیا گیا ہے، علماء

کرام سے میری اپیل ہے کہ میرے امن کے دین کو بچالیں، میں ہاتھ جوڑ کر بھیک مانگتا ہوں کہ اسلام کا نام جولوگ بدنام کررہے ہیں انہیں روکیں، مجھے رونا آتا ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگ ہمارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔انہوں علمائے کرام کو سرکاردوعالم ﷺ اور اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ اپنے خطبات میں اتحاد بین المسلمین کی بات کریں، ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہیں، ایک دوسرے کی عبادتگاہوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔آئمہ اور جید علماء اسلام کو دین فطرت کہتے ہی جو غلط نہیں ہے فطرت انسانی ہے کہ انسان آگے بڑھتا ہے، ترقی کرتا ہے، نئی نئی چیزیں ایجاد کرتا ہے، نئی نئی چیزیں تلاش کرتا ہے، نئی چیزیں بنائے گا تو نئے اصول بھی بنیں گے اس کے استعمال کے قوانین بھی بنیں گے لیکن اگر ہم صرف اس بات پر اٹک جائیں کہ بس چودہ سوسال پہلے جو کہہ دیا گیا اور جولکھ دیا گیا بس اسی کے مطابق چلو تو بھی ضرور چلو لیکن جب ہم ایک بنیادی چیز نماز کے طریقہ کار پر چودہ سوسالوں میں متفق نہیں ہوسکے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ ہمیں ہر گزرتے وقت کے ساتھ مختلف مکاتب فکر کے علماء کو آپس میں بیٹھنا ہوگا اجتہاد کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ بدلتے زمانے کے ساتھ نئی ایجادات ہورہی ہیں اور جو چیزیں چودہ سوسال پہلے نہیں تھیں میں اور اب آگئی ہیں، آج ایک طبقہ کہتا ہے کہ ٹی وی دیکھنا حرام ہے اس پر اجماع ہونا چاہئے کہ نہیں ہونا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ میں قرآن میں تحریف کے بارے میں نعوذ باللہ سوچنا تو کجا تصور بھی نہیں کرسکتا لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نئی دوائیاں بن رہی ہے، انجکشن، ویکسین بن رہے ہیں، یہ بھی دیکھ سکتے ہیں، آپ تلاوت کلام پاک سن سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں۔آپ چوری چکاری بے ایمانی، رشوت، دھوکے بازی، مہنگائی کے خلاف جو آج ہمارے ملک میں عام ہے ٹی وی پر آواز اٹھاسکتے ہیں اور اسی ٹیلویژن کا ہم غلط استعمال بھی کرسکتے ہیں۔ہمیں ایسی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے جن کے بارے میں واضح ہدایات قرآن مجید اور احادیث میں موجود ہیں اور جو چیزیں قران اور احادیث میں نہیں ہیں یعنی ٹی وی، ریڈیو، ریل کا ذکر نہیں تو اسی طرح لاکھوں اور چیزیں ہیں جن کا ذکر نہیں ہے اس پر تو اجماع کرلیں تا کہ لڑائی جھگڑا ختم ہو۔انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ علماء اس پر اجماع کریں اور متفقہ فتویٰ جاری کریں۔پاکستان میں تو مسلمانوں کی اکثریت ہے لیکن آپ اندازہ نہیں کرسکتے بیرون ملک اس وقت اسلام کا جو نقشہ پیش کیا جارہا ہے اس پر سوائے شرمندگی کے کچھ نہیں دکھائی دیتا۔مغربی دنیا میں کہا جاتا ہے کہ آپ کے ہاں یہ درس دیا جاتا ہے کہ خودکش بمبار بنو، یہ اسلام میں ہے اور ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہے لیکن وہ کہتے ہیں آپ کے عالم کہہ رہے ہیں اور اسلام کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والے بھی یہی کہہ رہے ہیں۔علمائے کرام کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہئے۔معذرت کے ساتھ اور انہیں بتانا چاہئے کہ سورہ منافقون میں ایسے لوگوں کے بارے میں قران مجید میں پہلے ہی اشارہ کردیا گیا تھا۔علمائے کرام اور مشائخ عظام کا کام ہے کہ وہ عوام کو بتائیں کہ یہ جو اللہ رسول کا نام لیکر مسجدوں، امام بارگاہوں پر حملے کررہے ہیں، تراویح یا جمعہ کی نماز پڑھتے ہوئے لوگوں کو قتل کررہے ہیں یہ کون لوگ ہیں یہ کونسا اسلام لانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اسلام میں فرقہ بندی کی ممانعت کی گئی ہے اور اگر کوئی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو یا تراویح ادا کررہا ہو تو وہ کس کی عبادت کررہا ہے (اللہ کی) اس پر بم ماردیا یا خودکش حملہ کردیا یہ کیا ہے۔اب اہلسنت کے جن جید علماء نے کھل کر اس کا اظہار کیا انہیں انہی عناصر نے بیدردی سے شہید کردیا۔ابھی حال ہی میں وفاقی وزیر مذہبی امور پر حملہ ہوا وہ بھی اسی مذہبی انتہاء پسندی کے خلاف بات کررہے تھے۔دنیا اس وقت اکیسویں صدی میں قدم رکھ چکی ہے اور ہم آج تک ایک دوسرے کو کافر کہنے پر تلے رہتے ہیں سے۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ ہمارے ملک میں عیسائی، ہندو، رہتے ہیں کون کہتا ہے کہ آپ سکھ، ہندو بن جایئے، بدھ مت بن جایئے کون کہتا ہے آپ سے۔لیکن وہ پاکستانی ہیں اگر آپ ان کی عبادتگاہوں کو جیسے گوجرہ میں ہوا، جیسے کراچی میں تیسر ٹاؤن میں ہوا، عیسائیوں کے گھروں پر حملے ہوئے، زندہ جلایا گیا، ان کے بستیوں کو لوٹا گیا، اگر یہ کام ہمارے ملک میں ہوتا رہا تو عیسائی اکثریت والے ممالک ہیں وہاں پر موجود مساجد کو اگر جلایا جائے اور نماز پڑھتے ہوئے نمازیوں کو جلایا جائے تو پھر آپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ میرے بزرگوں نے مجھے جھوٹ بولنے کا درس نہیں دیا۔اگر آپ غیر مسلم پاکستانیوں پر مذہبی پابندیاں عائد کریں گے تو غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں پر بھی اگر مذہبی پابندیاں عائد کردی جائیں تو کیا وہ غلط ہوگا۔اگر کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے یا جنکا بھی عقیدہ ہے کہ وہ مزارات کی حرمت اور تقدس کا پاس کرتے ہیں تو قرآن مجید یا احادیث میں کہاں لکھا ہے کہ مزارات کو بموں سے اڑادو۔میں کوئی دینی عالم تو نہیں میں تو آپ ہی سے سیکھتا ہوں آپ بتایئے کہاں لکھا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمارا قرآن کہتا ہے اور ہم کیا کررہے ہیں۔یہاں تک کہ سورۃ المائدہ میں لکھا ہے ترجمہ: آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئیں۔انہوں نے کہا کہ قرآن مجید میں بہت سی گزارشات ایسی ہیں میں تو جرات نہیں کرسکتا کہ قرآن میں ایک حروف کا اضافہ یا کمی کروں۔میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے قسم کھالی کہ میں اب اپنی بیویوں کے پاس ایک مہینے تک نہیں جاؤنگا۔پھر اللہ کا حکم آیا، اے نبی ﷺ جو تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں انہیں تم حرام کیسے بناسکتے تو جاؤان سے رجوع کرو۔اب یہ آیت ایک مخصوص حالات کے طور پر تھی۔اب یہ واقعہ سرکاردوعالم ﷺ کی ذات سے منسلک ہے اب ہم اس سے رائے لیتے ہیں یہ کیا ہے، قرآن میں کہ ہم وہ چیزیں حرام خودنہ کرڈالیں جس کا حکم اللہ تبارک کی طرف سے حکم نہیں ہوا ہے۔پھر ہم یہ سبق حاصل کرسکتے ہیں نا۔اب میں نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ ڈرون حملے ہورہے ہیں اتنے بڑے طیارے بن گئے، جٹ طیارے بن گئے۔انہوں نے کہا کہ جب ابراہا بادشاہ مکہ کو ڈھانے کیلئے آرہا تھا تو مکہ کے سرداروں سے سرکاردو عالم ﷺ کے دادعبدلمطلب سے بھی لوگوں نے کہا کہ لشکر آرہا ہے کعبہ اللہ کا ہے اللہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں کا لشکر بھیجا اور ان کے منہ میں کنکریاں ڈال دیں یا کچھ اور ڈالا کہ اوپر سے وہ گریں اور ابراہا کا لشکر تباہ ہوگیا۔اب آپ مجھے بتایئے کہ اس کے بعد کتنی مرتبہ کعبہ پر حملے ہوئے لیکن کوئی ابابیل نہیں آئی۔

کسی بھی فرد کو فرقہ، مسلک اور مذہب سے اختلاف کی بنیاد پر کسی کی آزادی چھیننے یا ان کی جان لینے کا کوئی حق نہیں ہے، علمائے کرام

لال قلعہ گراؤنڈ میں افطار و عشائیہ میں علمائے کرام کی الطاف حسین سے گفتگو

کراچی (اسٹاف رپورٹر)

مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام اور مشائخ عظام نے کہا ہے کہ دین اسلام احترام انسانیت کا درس دیتا ہے اور کسی بھی فرد کو فرقہ، مسلک اور مذہب سے اختلاف کی بنیاد پر کسی کی آزادی چھیننے یا ان کی جان لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ بات انہوں نے بدھ کے روز لال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں تمام مکاتب کے علمائے کرام، مشائخ عظام اور مذہبی اسکالر کے اعزاز میں افطار عشائیہ کی تقریب کے دوران جناب الطاف حسین سے براہِ راست گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ معروف شیعہ عالم علامہ عباس کمیلی نے کہا کہ دین اسلام احترام انسانیت کا درس دیتا ہے، ہر فرقہ، مسلک اور مذہب کے پیروکاروں کو پاکستان میں جینے اور مذہبی آزادی کا پورا حق حاصل ہے اور کسی کو ان کی آزادی چھیننے کا کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کے مسئلہ پر آپ حق بجانب ہیں۔ علامہ علی کرار نقوی نے کہا کہ ربیع الاول اور محرم الحرام کی طرح جشن آمد رمضان حکومتی سطح پر منایا جائے اور ملک بھر میں افطار پارٹیوں کا اہتمام کیا جائے تاکہ تمام مکاتب فکر کے علماء ایک جگہ جمع ہو کر فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دے سکیں۔ ڈاکٹر خالد صدیقی قادری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی واحدنیت اور ختم نبوت کے عقیدے کے حوالہ سے تمام علمائے کرام آپ کے خیالات سے متفق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کو دیگر اقلیتوں کی طرح ایک دائرہ کار میں اپنی مذہبی سرگرمیوں کی اجازت ملنی چاہئے۔ ایک شعیہ تنظیم کے رہنما سہیل عابدی نے کہا کہ ایم کیوایم کے خلاف فوجی آپریشن کے ذمہ داروں کو آپ نے معاف کر کے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے۔ طالبان دراصل دہشت گرد ہیں جو مساجد اور امام بارگاہوں پر خودکش حملے کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبانائزیشن کی طرز کا ایک اور انداز اپنایا جارہا ہے اور ایک مخصوص طبقہ فکر سے تعلقات نہ رکھنے کا درس دیا جارہا ہے تاکہ امت اختلافات میں بٹی رہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ خدارا اس زہر کو پھیلنے سے روکا جائے، اہلسنت و جماعت کے رہنما نے کہا کہ علمائے کرام کے درمیان عبادت کے طریقہ کار پر اختلاف نہیں ہے مگر بعض عناصر بزرگ ہستیوں پر تنقید کر کے اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے علمائے کرام کی گزارشات سننے کے بعد حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس گروہ کا پتہ لگایا جائے جو عوام کے درمیان نفرتیں پیدا کر رہا ہے تاکہ ملک وقوم کو اس نفاق سے نجات دلائی جاسکے۔ جناب الطاف حسین نے مزید کہا کہ وہ فرد مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ سرکار دو عالم ﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین نہ رکھے۔ انہوں نے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام سے اپیل کی کہ وہ اللہ تعالیٰ، رسول ﷺ اور اہل بیت کے واسطہ کسی بھی بزرگ ہستی، صحابہ کرام، آئمہ کرام اور بزرگان دین کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی وحوصلہ شکنی کریں تاکہ کسی بھی فرد یا افراد کی دل شکنی نہ ہوسکے۔

عصر حاضر کی تمام سائنسی ایجادات جائز ہیں

ایم کیوایم کے زیراہتمام دعوت افطار میں علمائے کرام کی قرارداد

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کی جانب سے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام ومشائخ عظام کے اعزاز میں دیئے گئے افطار عشائیہ میں متفقہ طور پر ایک قرارداد بھی منظور کی گئی۔ یہ قرارداد حق پرست سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ نے پیش کی جسے تمام علمائے کرام نے متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ عصرِ حاضر میں ہونیوالی نئی سائنسی ایجادات جائز ہیں بشرطیکہ ان کے استعمال میں کوئی غیر شرعی بات نہ ہو، ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، جہاز، ٹیپ ریکارڈ اور اسلحہ سمیت تمام چیزوں کا استعمال جائز ہے۔ قرآن شریف میں ان سب چیزوں کے بارے میں اشارے موجود ہیں۔ اس حوالے سے فتنہ پھیلانا کفر سے زیادہ خطرناک ہے۔

دعوت افطار و عشائیہ، علمائے کرام کی شرکت

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کے زیراہتمام بدھ کو عزیز آباد کے لال قلعہ گراؤنڈ میں دیئے گئے دعوت افطار و عشائیہ میں مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام ومشائخ عظام نے بڑی تعداد نے شرکت کی اور قائد تحریک الطاف حسین کا فکر انگیز خطاب سنا اور ان سے مختلف سوالات کر کے تفصیلی جوابات بھی حاصل کیے۔ علمائے کرام ومشائخ عظام میں مولانا اسد دیوبندی، مولانا سعید قمر قاسمی، مولانا اسد تھانوی، علامہ تنویر الحق تھانوی، علامہ امیر عبداللہ فاروقی، علامہ عبدالخالق فریدی، حافظ سرور رضا مصطفیٰ اعظمی، یعقوب عطاری، ڈاکٹر

عبدالخالق پیرزادہ، علامہ عباس کمیلی ، مولانا مفتی منظور احمد القادری، مولانا مفتی محمد بلال قادری، مولانا قادری محمد ظفر القادری، مولانا محمد شکیل، مولانا امیر عبداللہ فاروقی ، مولانا شمیم بیگ ،مولانا احسان الحق،صوفی الحاج جاوید انجم قادری ، مولانا سید اطہر حسین جعفری،مولانا شیخ علی محمد مظہری ،مولانا سعید حیدر عابدی،علامہ محسن کاظمی،مولانا شاہد رضا،مولانا سید بدر الحسنین عابدی،علامہ سید اظہر نقوی ،مولانا سید حسن شاہ،موسیٰ عابدی ، مولانا ذوالفقار علی زیدی، مولانا سید اشرف قریشی، سید عامر نجیب، علامہ وقار تقوی،مولانا علی کرار نقوی،مولانا قاری محمد اقبال،مولانا حسین مسعودی ، علامہ زہیر عابدی،علامہ نثار قلندری، پیر طریقت خالد القادری عرف باباصاحب،خلیق احمد خان،محمد شفیق سلمانی، محمد عبدالماجد عطاری کلیم اللہ عطاری،عمران وحید،محسن رضوی،ڈاکٹر عامر عبداللہ محمدی ،ڈاکٹر شمیم احمد صدیقی،مدثر سعید صدیقی ، مولانا محمد عمیر شہاب،مولانا عبدالرب ناریجو،مولانا سید محمد یونس،قاری انیس الرحمٰن انصاری،حافظ عبدالباری،قاری محمد رفیق،مولانا عدیل احمد،سید روح الحسن نظامی،قاری عطاء محمدی امام، جماعت اہلسنت شاہ تراب الحق قادری، فیضان مدینہ دعوت اسلامی ،بنوری ٹاؤن نیوٹاؤن، جامعہ بنوریہ مفتی نعیم صاحب،مفتی رفیع عثمانی اور تقی عثمانی کے وفود کے علاوہ دیگر علمائے کرام نے بھی اپنے وفود کے ہمراہ شرکت کی۔

الطاف حسین کی طرف سے علمائے کرام کو رمضان المبارک باد اور عیدالفطر کی پیشگی مبارکباد

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے علمائے کرام اور مشائخ عظام کو ماہ رمضان اور عیدالفطر کی پیشگی مبارکباد دیتے ہوئے انکی دعوت افطار وعشائیہ میں تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔رمضان اور عید کی پیشگی مبارکباد جناب الطاف حسین نے لال قلعہ گراؤنڈ میں ایم کیو ایم کی جانب سے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام ومشائخ عظام کے اعزاز میں دئے گئے دعوت افطار وعشائیہ سے خطاب کرتے ہوئے دی۔انہوں نے اس موقع پر دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہماری روکھی سوکھی عبادتوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ آنیوالی عیدالفطر ہمارے ملک پاکستان کیلئے باعث رحمت وبرکت کرے اور یہ عید ملک کے کچلے ہوئے اور مظلوم عوام کیلئے نیک شگون ثابت ہو۔

مولانا الیاس قادری کی جانب سے ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین کیلئے قرآن مجید کا تحفہ

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کے زیر اہتمام بدھ کو عزیز آباد کے لال قلعہ گراؤنڈ میں دیئے گئے دعوت افطار وعشائیہ میں تبلیغی جماعت دعوت اسلامی کے سربراہ مولانا الیاس قادری نے جناب الطاف حسین کیلئے قرآن مجید تحفہ پیش کیا۔قرآن مجید کا یہ تحفہ دعوت اسلامی کے یعقوب عطاری نے جناب الطاف حسین کی خدمت میں رابطہ کمیٹی کے رکن سید شعیب احمد بخاری کو پیش کیا۔قرآن مجید کا تحفے کو الطاف حسین نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا اور کہا کہ یہ تحفہ دنیا کے تمام تحفوں سے افضل اور بابرکت ہے۔

الطاف حسین کو ملک وقوم کا مفاد، سلامتی اور استحکام عزیز ہے، اراکین رابطہ کمیٹی
سرجانی ٹاؤن، لیاقت آباد، نیوکراچی اور اورنگی ٹاؤن سیکٹرز کے اہتمام منعقدہ افطار پارٹیوں کے اجتماعات سے خطاب

کراچی۔۔۔9ستمبر2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے اراکین نے کہا ہے کہ ملک کی موجودہ کی سیاسی صورتحال میں قائد تحریک جناب الطاف حسین نے افہام وتفہیم کا راستہ اختیار کرکے ثابت کردیا ہے کہ انہیں ملک وقوم کا مفاد،سلامتی اور استحکام عزیز ہے۔یہ بات ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کے اراکین شعیب احمد بخاری، ڈاکٹر نصرت، شاکر علی اور توصیف خانزادہ نے ایم کیو ایم سرجانی ٹاؤن، لیاقت آباد، نیوکراچی اور اورنگی ٹاؤن سیکٹرز کے زیر اہتمام منعقدہ افطار پارٹی کے علیحدہ علیحدہ اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔افطار پارٹیوں کے اجتماعات میں مقامی حق پرست اراکین قومی وصوبائی اسمبلی، حق پرست ٹاؤن ناظمین ، نائب ٹاؤن ناظمین ، یوسی ناظمین ،کونسلرز ، کارکنان ، ہمدردوں ،خواتین اور شہداء کے لواحقین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔اپنے خطاب میں رابطہ کمیٹی کے اراکین نے کہا کہ ایم کیو ایم سمجھتی ہے کہ جمہوریت کے فروغ میں ہی ملک وقوم کی ترقی وخوشحالی مضمر ہے اور جمہوریت کے زریں اصول اور پرامن جدوجہد کے ذریعے ہی ملک سے فرسودہ جاگیردارانہ، وڈیرانہ، سردارانہ نظام کو جڑ سے اکھاڑا جاسکتا۔

پنجاب کی تحصیل گوجرہ کے بشپ جان میکائیل کی پوری مسیحی برادری سمیت متحدہ قومی موومنٹ میں شمولیت

گوجرہ۔۔۔9،ستمبر2009ء

پنجاب کی تحصیل گوجرہ کے بشپ جان میکائیل نے اپنی پوری مسیحی برادری سمیت قائد تحریک جناب الطاف حسین کے فکر وفلسفہ اور نظریئے پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے متحدہ قومی موومنٹ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان انہوں نے گزشتہ روز گوجرہ میں منعقدہ ایک بڑے اجتماع میں کیا جس میں ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر علی حسین ،حق پرست رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر عبدالقادر خانزادہ اور ایم کیوایم پنجاب کی صوبائی کمیٹی کے اراکین نے شرکت کی۔ اجتماع میں اقلیتی برادری کے نوجوانوں ، بزرگوں اور خواتین نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی اور قائد تحریک جناب الطاف حسین کو اقلیتوں کے حقوق کا محافظ قرار دیا۔متحدہ قومی موومنٹ میں شمولیت کا اعلان کرنے والے بشپ جان میکائیل نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اس وقت جو کچھ ہورہا ہے وہی کچھ مشرقی پاکستان میں کیا جاتا رہا ہے اور ایسے حالات میں ایم کیوایم واحد جماعت ہے جو اقلیتوں کو عملی طور پر تحفظ فراہم کررہی ہے۔قبل ازیں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر علی حسن نے کہا کہ سانحہ گوجرہ ملک کی تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے اور جن عناصر کی جانب سے ملک میں موجود اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرنے کے بجائے عدم تحفظ کا شکار کیا جارہا ہے وہ ملک وقوم کے کھلے دشمن ہیں۔انہوں نے متحدہ قومی موومنٹ میں شمولیت کا اعلان کرنے پر بشپ جان میکائیل اور اقلیتی برادری کا زبردست خیر مقدم کیا اور انہیں مبارکباد بھی پیش کی۔ دریں اثناء ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر علی حسین اور رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر عبدالقادر خانزادہ نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منعقدہ افطار پارٹی کی تقریب میں شرکت کی۔اس سے قبل ایم کیوایم کے کارکنان نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے باہران کا جلوس کی شکل میں استقبال کیا اور انہیں افطار پارٹی کی تقریب تک لیکر پہنچے۔افطار پارٹی کی تقریب میں مسلم لیگ ن، ق لیگ، اور پیپلزپارٹی کے مقامی عہدیداران نے بھی شرکت کی۔

ڈاکٹر محمد فاروق ستار نے اداکار سید کمال احمد کے گھر جاکر عیادت کی

کراچی۔۔۔9،ستمبر2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے ڈپٹی کنوینز اور وفاقی وزیر برائے سمندر پار پاکستانیز ڈاکٹر محمد فاروق ستار نے فلم، ٹی وی اور اسٹیج کے معروف اداکار اور ایم کیوایم کی کلفٹن ڈیفنس ریزیڈیٹ کمیٹی کے رکن سید کمال احمد کی علالت پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور ان کی رہائشگاہ جاکر قائد تحریک جناب الطاف حسین کی جانب سے ان کی خیریت دریافت کی۔وہ کچھ دیران کے ہمراہ رہے اور انہوں نے اداکار کمال احمد کی جلد ومکمل صحتیابی کیلئے دعا بھی کی۔اس موقع پرحق پرست رکن قومی اسمبلی خواجہ سہیل منصور اور کلفٹن ڈیفنس ریزیڈنٹ کمیٹی کے ارکان بھی ان کے ہمراہ تھے۔

کورنگی میں 4 بچوں کی ہلاکتوں پر رابطہ کمیٹی کا اظہار افسوس

کراچی۔۔۔9،ستمبر2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی نے کورنگی کے علاقے زمان ٹاؤن کے ایک گھر میں شارٹ سرکٹ کے باعث آتشزدگی کے افسوسناک واقعہ میں 3 بچوں کے جھلس کر جاں بحق ہونے اور والدین کے زخمی ہونے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ایک بیان میں رابطہ کمیٹی نے کہا کہ اس سانحہ پر ہر دل غم زدہ ہے۔رابطہ کمیٹی نے جھلس کر جاں بحق ہونیوالے بچوں کے تمام سوگوارلواحقین سے دلی تعزیت وہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں صبر کی تلقین کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔رابطہ کمیٹی نے جاں بحق ہونیوالے بچوں کے زخمی والدین کی جلد ومکمل صحت یابی کیلئے بھی دعا کی۔

اے پی ایم ایس او تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہے، زبیر احمد خان، صلاح الدین

حیدرآباد میں اے پی ایم ایس او کے زیر اہتمام دعوت افطار کے اجتماع سے خطاب

حیدرآباد۔۔۔9، ستمبر 2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کے حق پرست صوبائی وزیر برائے دیہی ترقی زبیر احمد خان اور حق پرست رکن قومی اسمبلی صلاح الدین نے کہا ہے کہ اے پی ایم ایس او تعلیمی داروں میں طلباء وطالبات کیلئے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہے۔ یہ بات انہوں نے گزشتہ روز آل پاکستان متحدہ اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن حیدرآباد سیکٹر کے زیر اہتمام دعوت افطار سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔اس موقع پر چیئر مین اے پی ایم ایس او سیّد وحیدالزماں اور مرکزی کمیٹی ارکان سیکٹر آرگنائزر اور ارکانِ سیکٹر کمیٹی کے علاوہ متحدہ قومی موومنٹ حیدرآباد کے زونل انچارج محمد شریف، جوائنٹ زونل انچارج صابر قریشی، جبکہ ضلع ناظم حیدرآباد کنور نوید جمیل، تعلقہ سٹی ناظم غلام شبر چشتی، اراکین زونل کمیٹی خالد حسین، فیروز خانزادہ، اور مختلف کالجز کے پرنسپلز واساتذہ کرام اور اے پی ایم ایس او کے کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔زبیر احمد خان اور صلاح الدین نے اپنے خطاب میں کہا کہ اے پی ایم ایس او اپنے قیام سے لیکر آج تک قائد تحریک جناب الطاف حسین کی تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا مثبت کردار ادا کررہی ہے اور تحریک کے فکر وفلسفہ کو عام کررہی ہے۔اس موقع پر چیئر مین اے پی ایم ایس او سید وحیدالزماں نے کہا ہے کہ قائد تحریک جناب الطاف حسین بھائی نے 11 جون 1978 کو جامعہ کراچی سے اے پی ایم ایس او کی شکل میں جس تحریک کا آغاز کیا وہ آج مہاجر قومی موومنٹ سے ہوتی ہوئی متحدہ قومی موومنٹ کی شکل میں پاکستان سمیت اس وقت دنیا کے 42 سے زائد ممالک میں تنظیم کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس موقع پر حیدرآباد سیکٹر کے ذیلی یونٹوں اور سرکلز کی تنظیم نو کا اعلان بھی کیا اور نومنتخب ذمہ داران کو مبارکباد بھی پیش کی۔انہوں نے کارکنان پر زور دیا کہ وہ قائد تحریک کی تعلیمات کے مطابق تحریکی کام کے ساتھ اپنی تعلیم پر بھی بھرپور توجہ دیں۔

☆☆☆☆☆